

ایس ایم ای فنانس میلہ

ایم ڈی، ایس بی پی بی ایس سی جناب قاسم نواز کا خطاب

پی سی، لاہور

11 اپریل 2016ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز مہمانان کرام، خواتین و حضرات!

السلام علیکم، صبح بخیر!

آج لاہور میں ایس ایم ای فنانس میلے میں شرکت میرے لیے انتہائی مسرت کا باعث ہے۔ سب سے پہلے میں اس تقریب کو کامیاب بنانے پر مسد، مینکوں، تجارتی تنظیموں، لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، ایس ایم ای مالکان اور تعلیمی اداروں کے نمائندوں کو مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ آپ سب کو شرکت پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں اس تقریب کے کامیاب انعقاد پر ہمارے لاہور کے فیلڈ آفس اور ہیڈ آفس کراچی میں ڈویلمنٹ فنانس سپورٹ ڈپارٹمنٹ کی کوششوں پر انہیں بھی مبارکباد پیش کرتا

ہوں۔ وسطی پنجاب کی نمائندگی کرنے والے لاہور اور شیخوپورہ کے ایس ایم ای اسٹیک ہولڈرز کی شرکت کے باعث یہ تقریب شرکا کے لیے ایک سنہری موقع ہے کہ وہ فنانسنگ کے دستیاب ذرائع اور مواقع کے بارے میں آگاہی حاصل کریں تاکہ وہ اپنے کاروبار کو توسیع دے سکیں، جس سے پاکستان میں ایس ایم ای شعبے کو ترقی دینے میں مدد ملے گی۔ میں خاص طور پر ایس ایم ای کاروبار کے مالکان کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس پروگرام میں شرکت کے لیے اپنا قیمتی وقت نکالا ہے۔

میں آپ کو آگاہ کرنا چاہوں گا کہ یہ رواں سال کے دوران منعقد ہونے والا ایس ایم ای فنانس کا تیسرا میلہ ہے اور اسی مہینے گوجرانوالہ میں بھی ایس ایم ای فنانس میلہ منعقد کیا جائے گا۔ ہم رواں مالی سال کے دوران سیالکوٹ اور ملتان میں ایس ایم ای فنانس کے دو میلوں کا انعقاد کر چکے ہیں۔ فروری 2016ء میں سمیڈا، سولہ بینکوں اور ویمن چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری پشاور کے اشتراک سے پشاور میں ایک معلوماتی interactive session بھی منعقد کیا گیا۔ آئندہ مہینوں میں حیدرآباد اور فیصل آباد میں بھی مزید دو ایس ایم ای فنانس میلے منعقد کیے جائیں گے۔

پاکستان کے Economic Census 2005 کے مطابق پاکستان کے ایس ایم ای شعبے میں 3.2 ملین سے زائد کاروباری ادارے کام کر رہے ہیں اور اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ ایس ایم ایز کی موجودہ

تعداد اس سے تجاوز کر چکی ہوگی۔ ان میں سے بیشتر کاروباری ادارے ایس ایم ایز پر مشتمل ہیں اور ملک کی جی ڈی پی میں ان کا حصہ 30 فیصد سے زیادہ ہے۔ یہ شعبہ غیر زرعی افرادی قوت کے 78 فیصد سے زائد کو روزگار فراہم کرتا ہے اور اس سے 25 فیصد برآمدی آمدنی حاصل ہوتی ہے جس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ہماری معیشت میں ایس ایم ای کے شعبے کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔ تاہم اس کی ہمہ گیر افادیت کے باوجود یہ شعبہ بڑی حد تک مالی لحاظ سے پسماندہ ہے، جس کی عکاسی ایس ایم ای پورٹ فولیو میں کمی سے ہوتی ہے جو 2007ء کے 408 ارب روپے سے کم ہو کر 2015ء میں 305 ارب روپے رہ گیا ہے۔ تاہم یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ کمی کے رجحان میں تبدیلی آنا شروع ہو گئی ہے جو بینکاری صنعت کے ایس ایم ای پورٹ فولیو میں 6 فیصد growth rate سے ظاہر ہے جو دسمبر 2014ء تا دسمبر 2015ء کے دوران 288 ارب روپے سے بڑھ کر 305 ارب روپے تک پہنچ چکا ہے۔

خواتین و حضرات!

ہماری کوشش ہے کہ ایس ایم ای شعبے کو مالی خدمات کی فراہمی میں اضافہ کیا جائے، اس شعبے کی مالی ضروریات پوری کرنے کے سلسلے میں ہمیں بہت سی رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ یہ شعبہ فی الحال جن دشواریوں کا سامنا کر رہا ہے وہ یہ ہیں:

- ایس ایم ای کو high risk تصور کیا جاتا ہے
- بینک اور ترقیاتی مالی ادارے اپنی مصنوعات میں جدت طرازی پر کم توجہ دیتے ہیں
- بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں میں ایس ایم ای مالیات کے ماہرین کی تعداد کم ہے
- ناکافی کریڈٹ اسکورنگ، مالی رقوم کی بنیاد پر قرضہ، منصوبے پر مبنی قرضہ
- ایس ایم ای کی مالی ضروریات بینکنگ کے ذرائع سے پوری کرنے کی بلند لاگت
- اطمینان بخش کاروباری منصوبوں، اکاؤنٹنگ اور دیگر معلومات کا فقدان
- رہن کے طور پر رکھنے کے لیے ناکافی اثاثے
- مختلف بینکاری خدمات کے بارے میں ناکافی مالی آگاہی

مجھے آپ کو بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ایس ایم ای شعبے کو ترقی دینے میں اسٹیٹ بینک کے ساتھ تعاون کی غرض سے ایس بی پی بی ایس سی اپنا مقررہ فریضہ فعالیت کے ساتھ ادا کر رہا ہے اور وہ فریضہ ہے اسٹیٹ بینک کے اُن پالیسی امور اور اقدامات کی نیچے تک ترسیل جو ایس ایم ای قرضوں، نیز دوسرے شعبوں زرعی قرضہ، مائیکرو فنانس، اسلامی بینکاری اور مکاناتی قرضے کے فروغ کی خاطر کیے

جائیں۔ ان پالیسیوں اور اقدامات کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان شعبوں کا اثر و رسوخ، شمولیت، کارگزاری، اور رسائی بہتر بنائی جائے۔ اس سلسلے میں مختلف شہروں میں مختلف شعبوں کے لیے آگاہی اور استعداد بڑھانے کے بہت سے منصوبے تیار کیے گئے ہیں۔ اب میں آپ کو ان اہم سرگرمیوں اور اقدامات کے بارے میں بتانا چاہوں گا جو ایس بی پی بی ایس سی نے ملک بھر میں ایس ایم ای قرضوں اور شمولیت کے لیے کیے ہیں:

- ایس بی پی بی ایس سی 2010ء سے ”ایس ایم ای کریڈٹ گارنٹی اسکیم“ پر کامیابی کے ساتھ عمل درآمد کر رہی ہے، اور دسمبر 2015ء تک وہ 16 ہزار سے زائد قرض گیروں کے 5 ارب روپے قرضوں کو ضمانتی تحفظ فراہم کر چکی ہے جبکہ اس تحفظ کی مجموعی حد 8.4 ارب روپے ہے۔
- ایس ایم ای جدت طرازی اسکیم (SME Modernization Scheme) کے تحت ایس بی پی بی ایس سی، ری فنانس سہولت بھی فراہم کر رہی ہے، جس کے تحت ایس ایم ای قرض لینے والے افراد اپنے پلانٹ اور مشینری کو جدید بنانے کے لیے رعایتی قرض حاصل کر سکتے ہیں۔

• برآمدی مالکاری اسکیم (Export Finance Scheme) کے تحت ایس ایم ای شعبے کو خصوصی

ترغیبات دی گئی ہیں جس سے مالی سال 2014-15ء میں 14.38 ارب روپے کے رعایتی قرضے

تقسیم ہوئے تاکہ معیشت کے اس اہم شعبے کی برآمدات میں اضافہ کیا جائے۔

• ایس ایم ای کے لیے اسٹیٹ بینک کی پالیسیاں اور اقدامات سے آگاہ کرنے کی خاطر بی ایس سی کے 13

فیلڈ دفاتر میں ایس ایم ای فنانس فوکس گروپس کے ششماہی اجلاس منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان

اجلاسوں کے موقع پر آرا حاصل کی جاتی ہیں، اور اہم متعلقہ علاقائی فریقوں کے ساتھ مسائل پر گفت و

شنید کی جاتی ہے تاکہ انہیں حل کیا جاسکے۔ ان اجلاسوں میں بینک، مقامی چیمبر، ہمسیدہ کے

نمائندے اور ماہرین تعلیم سرگرمی کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔

• ایس ایم ای کے قرضے لینے والے عام طور پر غیر رسمی مارکیٹ میں کام کر رہے ہوتے ہیں، ان کے

پاس دستاویزات کا فقدان ہوتا ہے اور حسابات میں بھی یکسانیت نہیں ہوتی۔ وہ مخصوص پالیسیوں اور

اسکیموں سے اکثر ناواقف ہوتے ہیں حالانکہ وہ ان کو سہولت دے سکتی ہیں۔ ان چیزوں کو پیش نظر

رکھتے ہوئے ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر میں متعلقہ مقامی فریقوں کے اشتراک سے باقاعدگی

سے آگاہی سیشن منعقد کیے جاتے ہیں۔ آج اس تقریب میں شرکا کی تعداد ثابت کرتی ہے کہ یہ

پروگرام پالیسیوں کے ابلاغ کا موثر ذریعہ ہیں، نیز اس صنعت کے ارکان کے درمیان مکالمہ بہتر بنانے میں بھی مددگار ہیں۔

- آخر میں، اہم بات یہ کہ اسٹیٹ بینک کے تعاون سے بی ایس سی اسمیٹھ اور بینکاروں کی مدد سے ایس ایم ای قرض گروہ کی استعداد بڑھانے میں بھی مصروف ہے جس کے لیے وہ ان ملکی اور بین الاقوامی ماہرین کی خدمات حاصل کرتی ہے جو مالی خدمات کے اداروں کو ان کا طریقہ کار بہتر بنانے اور منافع بڑھانے میں رہنمائی کرتے ہیں۔ 2015ء کے دوران استعداد اور آگاہی بڑھانے کے 25 پروگرام منعقد کیے گئے۔

خواتین و حضرات!

بینک دولت پاکستان اور بینکنگ سروسز کارپوریشن ایس ایم ای فنانسنگ کی رفتار میں حالیہ اضافے کو بہت مثبت انداز میں دیکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ کمرشل بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی مالی سال دسمبر 2016 تک واجب الادا ایس ایم ای فنانسنگ میں 400 ارب روپے کا ہدف مختص کیے جانے کا حالیہ فیصلہ اس شعبے میں ترقی کو مزید تیز کرے گا۔ اسی حوالے سے مالی سال 2005-06ء کے لیے زرعی شعبے کے

اہداف کا آغاز کیا گیا تھا اور جس نے مالی سال 2005-06ء میں 130 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 2015-16ء میں 600 ارب روپے کے شاندار اضافے کا مظاہرہ کیا۔ تاہم ہمیں اس بات سے بھی آگاہ رہنا چاہیے کہ ہمارا سفر ابھی شروع ہوا ہے۔ ہم ایس ایم ای شعبے میں ترقی کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھنے کے لیے پر عزم ہیں اور امید ہے کہ پالیسی سازوں اور انڈسٹری بالخصوص مقامی ایوان تجارت کی مشترکہ کوششوں سے ایس ایم ای فنانسنگ جلد ہی پاکستانی بینکوں کے لیے ایک ٹھوس، توسیع پذیر اور پائیدار کاروباری جز کے طور پر ابھر کر سامنے آئے گی۔

گفتگو کے اختتام پر میں اس غیر معمولی تعاون کے لیے لاہور ایوان تجارت ہمسید، مقامی بینکوں، تجارتی و تعلیمی اداروں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ میں تقریب کے انعقاد کے لیے ایس بی پی بی ایس سی لاہور کی مجلس انتظامیہ اور ایس بی پی بی ایس سی ہیڈ آفس کے ڈویلمنٹ فنانس سپورٹ ڈپارٹمنٹ کا شکریہ گزار ہوں۔ اپنے شرکا کے لیے میں امید کرتا ہوں کہ ان کے سیکھنے کے لیے یہ یقیناً ایک اچھا تجربہ ہے جو ایس ایم ای فنانسنگ میں درپیش مسائل کے دیرپا حل کی تلاش کے لیے ان کی جدت طرازی کی صلاحیت میں اضافہ کرے گا۔

شکریہ!